قیامت کے حساب و کتاب کا انکار کرنا کیسا؟

سُوال: قیامت کے دن کیا حساب ہو گا؟ نیز اگر کوئی قیامت کے حساب کا انکار کرے تو اُس کے بارے میں شرعی حکم بیان فرما دیجئے۔

جواب: قیامت کا حساب حق ہے، بروزِ قیامت اعمال کا حساب ہو گا۔ اگر کوئی روزِ قیامت ہونے والے حساب سے انکار کرے تو وہ کافر ہے۔[1]

سفر کے دوران کی جانے والی احتیاطیں

سُوال: جتنے بھی آمد و رفت کے ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں ان میں سے ہر ایک کی اپنی اہمیت ہوتی ہے، لیکن سب سے محفوظ، آرام دہ اور سستا سفر ٹرین کا سفر سمجھا جاتا ہے۔ اس وقت دنیا کی سب سے تیز ٹرین کی رفتار 600 کلو میٹر فی گھنٹا ریکارڈ کی گئی ہے۔ بہر حال کوئی بھی سفر ہو اپنی روٹین ایڈجسٹ کرنی پڑتی ہے، آپ یہ ارشاد فرمائیں کہ سفر کے دوران کیا کیا احتیاطیں کرنی چاہئیں؟ نیز آپ نے کئی مرتبہ ٹرین کا سفر کیا ہو گا اگر ٹرین کے سفر میں کوئی ایسا واقعہ پیش آیا ہو جو آپ کا یادگار ہو تو وہ بھی ارشاد فرمائیں۔ (محمد ثوبان عطاری کا سُوال)

جواب: سفر کرنے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیں، سفر کی دعا پڑھیں، احتیاطی توبہ اور تجدیدِ ایمان کریں۔ اگر تین افراد سفر کر رہے ہوں تو سنّت ہے کہ کسی ایک کو امیر بنا لیں،[2] نیز جب کسی کو امیر بنا لیں تو اُس کی اِطاعت بھی کریں اور امیر کو بھی چاہیے کہ وہ خدمت کرے ایسا نہ ہو کہ امیر ہونے کی وجہ سے خدمتیں لیتا رہے۔ دعوتِ اسلامی کے شروع میں جب ہمارے قافلے ٹرین میں سفر کیا کرتے تھے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میری یہ ترکیب ہوتی تھی کہ اگر سیٹ پر جگہ ملتی تو بھی سب سے آخر میں بیٹھتا تھا، ورنہ نیچے بیٹھ جاتا یا کھڑا رہتا تھا۔ اسی طرح بس کے سفر میں بھی یوں ہی کیا کرتا تھا۔ اگر کبھی امیرِ قافلہ مجھے پہلے بیٹھنے کا کہتے تو میں بطورِ تَفَنُّن کہتا کہ ”اگرچہ اِس وقت تم امیر ہو لیکن میری اَمارت ختم تو نہیں

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/۱۲۹، حصہ:۱۔

2 ...... ابو داؤد، کتاب الجهاد، باب فی القوم یسافرون یؤمّرون احدهم، ۳/۵۱، حدیث:۲۶۰۸۔

ہو گئی۔" ہو سکتا ہے کہ آپ کو یقین نہ آئے لیکن کئی بار ایسا ہوا کہ سفر سے واپسی پر میں شرکائے قافلہ میں سے ہر ایک کے پاؤں پکڑ کر مُعافی مانگا کرتا تھا کہ "آپ لوگوں نے میرے ساتھ سفر کیا اور میں نے آپ کی کوئی خدمت نہیں کی، میری کوتاہیاں اور غلطیاں مُعاف کر دیں۔" تو بعض اسلامی بھائی رونے لگ جاتے تھے۔ اس طرح محبتوں بھرے ہمارے سفر ہوا کرتے تھے۔ اب خدا جانے ہمارے امیرِ قافلہ ایسا کرتے ہوں گے یا نہیں! لیکن اگر کسی کے دل میں جگہ بنانی ہے تو اُس کا طریقہ یہ نہیں ہو گا کہ آپ امیر ہوں تو سب سے پہلے سیٹ پر بیٹھ جائیں اور بے چارہ آپ کا مامور کھڑا رہ جائے، بلکہ دل میں جگہ بنانے کے لئے یوں ہو کہ آپ کھڑے ہوں اور آپ کا ماتحت مِنّتیں کر رہا ہو کہ آپ بیٹھیں، تو مزہ آئے گا۔ تمام اراکینِ شُوریٰ اور سارے چھوٹے بڑے ذِمّہ دار اگر میرے اِس انداز کو اپنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰه دعوتِ اسلامی کا یہ سفر جانبِ مدینہ جاری و ساری رہے گا۔ سفر کے دوران نماز کی پابندی کا خاص خیال رکھیں۔ آج کل تو لوگ ہول سیل میں نمازیں قضا کر رہے ہوتے ہیں، پڑے پڑے سو جاتے ہیں انہیں نمازوں کا ہوش بھی نہیں رہتا۔ اِس لئے جب بھی ٹرین میں سوئیں تو کچی نیند سوئیں اور نمازوں کے اوقات میں نہ سوئیں۔ میں نے اپنی زندگی میں سینکڑوں بار سفر کیا ہے، مجھے یاد نہیں ہے کہ کبھی ٹرین میں نیند یا غفلت کی وجہ سے میری کوئی نماز قضا ہوئی ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه دعوتِ اسلامی کے پہلے سے ہی میرا نمازوں کا ذوق رہا ہے۔ اگر نماز نہیں تو ہم کس کام کے!! ہم ساری دنیا میں تو سنّتوں کی دھومیں مچائیں اور ہر کسی کو نماز کی صف میں لگائیں، لیکن ہم خود اپنی نمازیں فرض ہوتے ہوئے قضا کرتے رہیں تو کیسے چلے گا!! اس لئے ہمیں ہر وقت نماز کا خیال رکھنا چاہیے۔ ٹرین میں سفر کریں یا کسی بھی سواری میں سفر کریں تو سونے جاگنے میں احتیاط کرنی چاہیے اور ہر وقت وضو تیار رکھنا چاہیے۔

سادہ کپڑوں میں ملبوس کھویا کھویا سا مجذوب لڑکا (حکایت)

ٹرین میں سفر کے دوران کئی یادگار واقعات پیش آئے ہیں لیکن اب چونکہ نماز کی بات چل رہی ہے تو اِسی مناسبت سے ایک واقعہ بیان کرتا ہوں: "ایک مرتبہ ہم ضِلع رَحیم یار خان کی طرف مدنی قافلے میں سفر کر رہے تھے، کسی چھوٹے سے اسٹیشن پر ٹرین رُکی تو نماز کا وقت ہو گیا تھا، ہم سب کا وُضو تیار تھا تو ہم نے جماعت کے ساتھ نماز شروع کر دی، ابھی

نماز کی ایک رکعت ہی پڑھی ہو گی کہ سیٹی بج گئی اور کسی نے آواز بھی دے دی کہ ٹرین چل پڑی ہے، اب ایسے موقع پر نماز توڑ سکتے تھے اس لیے ہم نماز توڑ کر ٹرین کی طرف بھاگے، تو ہماری بوگی کا ایک لڑکا جس کی ابھی داڑھی بھی نہیں نکلی تھی، کپڑے بالکل سادہ تھے، بالکل کھویا کھویا سا تھا اور کسی سے کوئی بات چیت نہیں کر رہا تھا، وہ غصے میں آ گیا اور مجھے جھاڑتے ہوئے بولا کہ نماز پڑھ! نماز پڑھ! اس کا یہ کہنا تھا کہ ٹرین جو چلنا شروع ہو گئی تھی وہ رک گئی، جبکہ وہ لڑکا اپنی بینچ پر ہی بیٹھا رہا۔ ہم نے باجماعت نماز پڑھی اور جب ہم نماز پڑھ کر ٹرین میں آئے تب جا کر ٹرین چلی اور وہ لڑکا اسی طرح بیٹھا رہا اور ادھر ادھر فضا میں گھورتا رہا۔ مجھے ایسا لگا جیسے وہ لڑکا کوئی مجذوب ہو اور اس نے ہمیں نماز پڑھا دی۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے واقعات ہیں کیونکہ سفر میں واقعات تو ہوتے رہتے ہیں۔

دورانِ سفر اوقاتِ نماز کا خیال کیسے رکھا جائے؟

سُوال: ٹرین، بس یا کسی بھی سواری کا ٹکٹ کروانے میں نمازوں کے اوقات کا خیال رکھنے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ (ابو البنتین حاجی حسان عطاری کا سُوال)

جواب: ہم لوگ سفر کے دوران کلینڈر وغیرہ رکھا کرتے تھے جس سے آنے والے ہر شہر کی نمازوں کے اوقات کا علم ہو جاتا تھا، کیونکہ ٹرین میں اذان کی آواز تو آنے سے رہی! عموماً ٹرینیں جنکشن (Junction) پر زیادہ دیر رُکتی ہیں کیونکہ جنکشن سے پانی وغیرہ بھرتی ہیں اور اتنا وقت مل جاتا ہے کہ نماز پڑھی جا سکتی ہے، لہٰذا نمازوں کے معاملے میں احتیاط کرنا بہت ضروری ہے۔ لوکل ٹرین میں نمازوں کے اوقات کا خیال رکھا جا سکتا ہے لیکن بارہ سے پندرہ گھنٹے کا لمبا سفر ہو تو اس میں نمازیں لازمی آئیں گی۔ کم سفر میں نمازوں کے اوقات کا خیال رکھ سکتے ہیں کیونکہ اس میں نمازیں کم آئیں گی ورنہ ٹرین میں وضو کرنا اور نماز پڑھنا نہایت دشوار امر ہے، اسی طرح ہوائی جہاز میں بھی وضو کرنا آسان نہیں ہوتا کیونکہ وضو کرنے کے لیے ایک چھوٹی سی ڈبیا ہوتی ہے اور واش روم بھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان پھنس کر رہ جائے، جس نے سفر کیا ہو گا اسے معلوم ہو گا کہ جہاز میں وضو کرنا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اس لیے ہماری کوشش یہی ہوتی ہے کہ بھلے ٹکٹ کے پیسے زیادہ لگ جائیں لیکن جہاز کے سفر میں نمازوں کے اوقات نہ آئیں، پھر بھی اگر کبھی نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو وضو بھی کیا ہے اور نمازیں بھی

پڑھی ہیں۔ سفر میں نمازوں کے اوقات کا خیال تو وہی رکھے گا جس کا نماز پڑھنے کا ذہن ہو گا حتّٰی کہ فلائٹ میں نمازی بھی بیٹھے ہوتے ہیں، حج کے لئے جاتے ہوئے نمازوں کا جذبہ ہوتا ہے لیکن واپسی میں نماز پڑھنے کا ذوق ہی نہیں ہوتا۔ اللہ خیر کرے! حج کریں یا نہ کریں رمضان ہو یا کوئی عام دن پانچ وقت کی نماز ہر حال میں عاقل بالغ پر فرض ہے۔

مچھلی کھانے کے بعد دودھ پینا کیسا؟

سُوال: کیا مچھلی کھانے کے بعد دودھ پی سکتے ہیں؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: بزرگوں کا مقولہ ہے کہ "دودھ کے ساتھ مچھلی نہ کھاؤ۔"[1] غالباً اس طرح کھانے سے جِلد کے امراض ہو سکتے ہیں، البتہ شرعاً جائز ہے۔ اَطِبّا کے کہنے کی وجہ سے بیماری کا خطرہ ہے تو اس سے بچنا بہتر ہے۔

کیا بزرگ حضرات بعدِ انتقال مدد فرماتے ہیں؟

سُوال: کیا کوئی بزرگ انتقال کے بعد مدد کر سکتے ہیں؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: جی ہاں! بالکل کر سکتے ہیں۔ اس کا جواب سمجھ دار کے لئے کافی ہو گا۔ مسلم شریف کی ایک طویل حدیث کا کچھ حصّہ بیان کرتا ہوں: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: "پھر مجھ پر پچاس نمازیں ہر دن و رات میں فرض فرمائیں پھر میں موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تک اتر کر پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا؟ میں نے کہا کہ ہر دن و رات میں پچاس نمازیں انہوں نے کہا اپنے رب کی طرف لوٹیے اس سے ہلکا کرنے کی درخواست کیجئے کیونکہ آپ کی امت یہ طاقت نہیں رکھتی، میں تو بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں ان پر تجربہ کر لیا ہے۔ فرمایا: پھر میں اپنے رب کی طرف لوٹا میں نے عرض کیا: یارب! میری امت پر تخفیف فرما، تو اس نے پانچ نمازیں کم کر دیں۔ پھر میں جناب موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف لوٹا، میں نے کہا کہ مجھ سے پانچ کم کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی امت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی، آپ اپنے رب کی طرف واپس جائیں اس سے کمی کا سوال کریں۔ فرماتے ہیں کہ میں اپنے رب اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے درمیان دورہ کرتا رہا حتّٰی کہ فرمایا: اے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ ہر دن و رات میں پانچ

[1] ......تفسیر کبیر، پ۷، الانعام، تحت الآیۃ: ۲۷، ۴/ ۵۰۹۔

نمازیں ہیں ہر نماز کا دس گُنا ثواب تو یہ پچاس نمازیں ہی ہوئیں۔ جو کوئی کسی نیکی کا ارادہ کرے پھر وہ کرے نہیں تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاوے گی پھر اگر وہ یہ کر بھی لے تو اس کے لئے دس لکھوں گا اور جو گناہ کا ارادہ کرے پھر کرے نہیں تو اس کے لئے کچھ نہیں لکھوں گا پھر اگر وہ کرلے تو اس کے لئے ایک ہی گناہ لکھا جاوے گا۔ فرماتے ہیں کہ پھر میں موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف اترا میں نے انہیں یہ خبر دی تو انہوں نے کہا کہ اپنے رب کی طرف واپس ہو جایئے اس سے کمی کا سوال کیجئے۔ تب رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میں اپنے رب کی طرف اتنا لوٹ چکا کہ اب میں اس سے شرم کرتا ہوں۔"[1] یوں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام جن کو انتقال کئے ہوئے ہزاروں سال گزر چکے تھے انہوں نے امت کی مدد فرمائی اور جو پچاس نمازیں فرض ہوئی تھیں وہ پانچ کروائیں اور اللہ پاک نے بھی پانچ نمازوں کا ثواب پچاس کے برابر ہی رکھا۔ اب اگر کسی کو بزرگوں کی مدد سمجھ نہیں آتی تو وہ پچاس نمازیں پڑھا کرے۔ ہمیں بزرگوں کی مدد کے بارے میں کوئی وسوسے نہیں آتے ہم پانچ نمازیں پڑھیں گے۔ بزرگوں سے مدد مانگنے کے اور بھی بے شمار دلائل ہیں۔ مکتبۃ المدینہ کے رسالے "کراماتِ شیرِ خدا" میں حضرت علی کے فضائل بھی ہیں اور آخر میں مدد مانگنے کے بارے میں سوال و جواب بھی موجود ہیں جن میں قرآن و حدیث کے ذریعے سمجھایا گیا ہے کہ اللہ پاک کی عطا سے اللہ کے نیک بندے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد بھی مدد کرتے ہیں۔

ولایت عطیۂ خداوندی ہے

سُوال: کیا محنت اور عبادت سے ولایت حاصل کی جاسکتی ہے؟ نیز اگر اپنی اولاد کو ولی بنانا ہو تو کس طرح تربیت کی جائے؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: ولایت وہبی یعنی عطائی ہے۔[2] اگر کوئی یہ کہے کہ میں عبادت اس لئے کرتا ہوں تاکہ ولی بن جاؤں تو ایسا نہیں ہوسکتا۔ ولایت تو اللہ پاک کی دَین ہے۔ بعض اولیا تو مادرزاد ولی ہوئے ہیں، جیسے حضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مادرزاد ولی

1 ...مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللہ... الخ، ص ۸۷، حدیث: ۴۱۱۔ مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۱۴۵-۱۴۷۔

2 ...فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۶۰۶۔

تھے، آپ کے بارے میں حکایت موجود ہے کہ آپ نے پیدا ہوتے ہی روزہ رکھ لیا تھا۔(1) اسی طرح حضور مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفٰی رضا خان نوری رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه جو کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه کے شہزادے ہیں، ان کے بارے میں بھی ایک قول ہے کہ یہ پیدائشی ولی تھے۔ اعلیٰ حضرت نے انہیں چھ ماہ کی عمر میں اپنے پیر بھائی حضرت قبلہ نوری میاں سے مرید کروایا تھا، آپ نے انہیں مرید کرتے ہی خلافت بھی عطا کر دی تھی۔(2) اسی طرح اور بھی بہت سے اولیائے کرام کے بارے میں مادرزاد ولی ہونے کے اقوال ملتے ہیں۔ ولایت اپنی کوشش سے نہیں ملتی البتہ عبادت کی کثرت کریں تاکہ اللہ پاک کی رضا حاصل ہو اور اللہ چاہے تو اپنا دوست بنا لے کیونکہ اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں ہے۔ اپنے بچے کو ولی بنانے کی ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے، لیکن اس کے لئے اچھی تربیت کرنی ہو گی اور تربیت کے بارے میں تو قرآن پاک نے بھی حکم دیا ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا﴾(3) (ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ)۔ آیتِ مبارکہ میں بھی گھر والوں کو آگ سے بچانے کا حکم دیا گیا اور گھر والوں میں بچے بھی داخل ہیں، اس لئے انہیں بھی جہنم کی آگ سے بچانا ہے اور اس کے لئے انہیں عقیدہ، نماز اور ادب سکھانا اور ان کی اچھی تربیت کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔

درد کے سبب ایک رکعت کے بعد باقی نماز بیٹھ کر ادا کرنا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی کھڑے ہو کر نماز شروع کرتا ہے لیکن ایک رکعت پڑھنے کے بعد وہ کھڑا نہیں ہو سکتا تو کیا اب وہ اپنی بقیہ نماز بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: اگر کسی کے گھٹنے میں شدید درد ہے اور وہ ایک رکعت پڑھنے کے بعد دوبارہ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو یہ اس کا عذر ہو گیا کیونکہ وہ کھڑا نہیں ہو سکتا، اس لئے وہ اپنی بقیہ نماز بیٹھ کر ادا کرے گا۔(4)

---

1 ...بهجة الاسرار ومعدن الانوار، ذکر نسبه وصفته، ص ۱۷۲۔

2 ...تجلیاتِ امام احمد رضا، ص ۱۴۱ ملخصاً۔ جہانِ مفتیِ اعظم، ص ۱۸۳ ملخصاً۔

3 ...پ ۲۸، التحریم: ۶۔

4 ...بہارِ شریعت، ۱/ ۷۲۰، حصہ: ۴۔

بجلی کیوں کڑکتی ہے؟

سُوال: بجلی کیوں کڑکتی ہے؟(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اللہ پاک کے ایک فرشتے کا نام "رَعْد" ہے جس کے ذِمے بادلوں کو ہانکنے کا کام ہے۔ جب یہ بادلوں کو ہانکنے کے لئے کوڑے مارتا ہے تو کوڑے کی چوٹ سے بجلی چمکتی ہے۔[1] قرآن پاک کی ایک سورت کا نام بھی "رَعْد" ہے۔

ہڈیوں کے درد کا روحانی علاج

سُوال: ہڈیوں کے درد کا روحانی علاج بیان فرمادیجئے۔(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: ہڈیوں کے درد کے لئے اُٹھتے بیٹھتے بکثرت "یَاغَنِیُّ" پڑھتے رہیں۔ "یَامُغْنِیُ" تین مرتبہ پڑھ کر اپنے جسم پر دم کریں اور اپنی ہتھیلی پر دم کرکے درد کی جگہ پر پھیر لیں۔ اس سے اِنْ شَآءَ اللہ درد میں افاقہ ہوگا۔[2]

اجرت طے کئے بغیر قُلی کا سامان اٹھانا کیسا؟

سُوال: ریلوے اسٹیشن پر کام کرنے والے قُلی کو مسافر مزدوری طے کئے بغیر کہتے ہیں کہ "ہمارا سامان اٹھاؤ" اور سامان اٹھانے کے بعد سو، دوسو روپے دے دیتے ہیں، یہ ارشاد فرمائیں کہ کیا اس طرح کرنا درست ہے؟

جواب: جہاں اجرت کا پتا ہو کہ اجرت دینی ہے یا لینی ہے، تو وہاں اجرت طے کرنا لازم ہے[3] کہ "میں اتنی اجرت لوں گا" بعد میں بھلے کم کروانا چاہتا ہے تو کروائے۔ مثلاً قُلی نے کہا: میں سامان اٹھانے کے پانچ سو روپے لوں گا۔ سامنے والا کہے: میں تین سو روپے دوں گا۔ پھر بات چیت کرکے چار سو میں طے ہوا تو اب چار سو روپے دینے ہی پڑیں گے۔ اگر وہ چار سو نہیں دیتا تو وہ ظالم ہوگا، قُلی کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے اور اگر طے کئے بغیر سامان اٹھایا تو دونوں گناہ گار ہوں گے۔ البتہ اگر پہلے طے نہیں کیا، لیکن پتا ہے کہ مزدوری ملے گی تو عام طور پر اس وقت جو سامان اٹھانے کی مزدوری بنتی ہے وہ لازم ہوگی۔[4] جبکہ بعض قُلی اس طرح کرتے ہیں کہ سامان پہنچانے کے بعد کہتے ہیں: "صاحب! میں تو سمجھا تھا کہ

1. فتاویٰ رضویہ، ۲۷/ ۹۳۔
2. 40روحانی علاج مع طِبّی علاج، ص۱۱۔
3. دُرِّمختار، کتاب الاجارۃ، ۹/ ۹۔
4. فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۲۲۹ ماخوذاً۔

سامان کم ہو گا، مجھے تو پسینہ آ گیا، بہت محنت لگی، اور کچھ چائے پانی دے دو" تو اس طرح کرنا جائز نہیں ہے، جو طے ہو گیا ہو اس سے زیادہ نہیں مانگ سکتے، اب چاہے پسینہ نکلے یا خون۔ ہاں اگر 500 طے ہوئے اور کسی نے اپنے شوق سے ہزار یا پندرہ سو دے دیئے تو وہ لینے میں حرج نہیں ہے۔

دُولہا سے اِتنا کہہ دو پیارے سُواری روکو

سُوال:

دُولہا سے اِتنا کہہ دو پیارے سُواری روکو

مشکل میں ہیں براتی پُرخار بادیے ہیں (حدائقِ بخشش)

اس شعر میں کون سے دولہے کی بات ہو رہی ہے اور کون سے براتی مراد ہیں؟

جواب: ممکن ہے کہ شبِ معراج کے دولہا جن کے سر پر شفاعت کا سہرا سجا ہے ان کی بات ہو رہی ہو اور براتی سے مراد ہم مسلمان ہوں کہ قیامت میں جب سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سواری گزرے گی تو آپ کے غلام عرض کریں گے: "پیارے سواری روکو، مشکل میں ہیں براتی" یعنی آپ کے غلام مشکل میں ہیں اور آپ ہماری شفاعت کر کے نجات دلوائیے۔ "پُرخار بادیے ہیں" یعنی ویران راستہ ہے، کانٹوں سے بھرا ہوا ہے، جگہ جگہ جھاڑیاں ہیں۔

کہے بغیر لوگوں کا مقدس مقامات پر سلام عرض کرنا کیسا؟

سُوال: مقدس مقامات پر جا کر لوگوں کا سلام عرض کرنا کیسا؟ جبکہ لوگوں نے سلام عرض کرنے کا نہ کہا ہو۔[1]

جواب: اگر کوئی مدینے شریف جا رہا ہو اور کوئی اسے کہے کہ "میرا سلام عرض کر دینا" تو وہ سلام عرض کیا جائے، ورنہ اگر کسی نے نہیں کہا اور یہ جا کر عرض کرے کہ "یا رسولَ اللہ! فلاں نے آپ کو سلام عرض کیا ہے" تو آپ خود ہی دیکھ لیں کہ یہ سچ ہے یا جھوٹ؟ یہ بہت باریک چیز ہے، عام طور پر لوگ بولتے رہتے ہیں: "ہم فلاں مزار پر گئے تھے تو آپ کا سلام کہا تھا" حالانکہ سلام عرض کرنے کا نہیں کہا ہوتا۔

[1] ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	مچھلی کھانے کے بعد دودھ پینا کیسا؟	7
جانوروں کا احساس	1	کیا بزرگ حضرات بعدِ انتقال مدد فرماتے ہیں؟	7
حضرت ابو بکر شبلی کی حکایت	2	ولایت عطیۂ خداوندی ہے	8
مسافر نمازِ قصر کب ادا کرے؟	3	درد کے سبب ایک رکعت کے بعد باقی نماز بیٹھ کر ادا کرنا کیسا؟	9
کیا سورۂ ملک سننے سے فضیلت حاصل ہو گی؟	3	بجلی کیوں کڑکتی ہے؟	10
قیامت کے حساب و کتاب کا انکار کرنا کیسا؟	4	ہڈیوں کے درد کا روحانی علاج	10
سفر کے دوران کی جانے والی احتیاطیں	4	اجرت طے کئے بغیر قلی کا سامان اٹھانا کیسا؟	10
سادہ کپڑوں میں ملبوس کھویا کھویا سا مجذوب لڑکا (حکایت)	5	دُولہا سے اِتنا کہہ دو پیارے سُواری روکو	11
دورانِ سفر اوقاتِ نماز کا خیال کیسے رکھا جائے؟	6	کہے بغیر لوگوں کا مقدس مقامات پر سلام عرض کرنا کیسا؟	11

ماخذ و مَراجع

کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
قرآن مجید	کلامِ الٰہی	****
تفسیرِ کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۰ھ
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ابوداؤد	امام ابو داود سلیمان بن الاشعث الازدی سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
فیض القدیر	علامہ عبد الرؤوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	علامہ محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
الرسالۃ القشیریۃ	ابو القاسم عبد الکریم قشیری، متوفی ۴۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
بہجۃ الأسرار	ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر شطنوفی، متوفی ۷۱۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۳ھ
حیاۃ الحیوان الکبری	کمال الدین محمد بن موسیٰ بن عیسیٰ دمیری، متوفی ۸۰۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۵ھ
تجلیاتِ امام احمد رضا	قاری امانت رسول قادری	رضا اکیڈمی لاہور
جہانِ مفتی اعظم	محمد احمد مصباحی، عبد المبین نعمانی مصباحی، مقبول احمد سالک مصباحی	رضا اکیڈمی ممبئی
40 روحانی علاج مع طبی علاج	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی